باب 7

پاکستان کی قومی آمدنی

National Income of Pakistan

اہم موضوعات

- پاکستان کی قومی آمدنی کی شعبہ وار تخصیص
- پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش میں مشکلات
- پاکستان کی فی کس آمدنی
- 2019ء کی انسانی ترقیاتی رپورٹ
- فی کس آمدنی میں کمی کے اسباب
- قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کے اقدامات
- حکومت کے اقدامات
- ٹیکس کلچر
- پاکستان میں ٹیکس کلچر
- اہم مشقی سوالات

www.downloadclassnotes.com

پاکستان کی قومی آمدنی

(National Income of Pakistan)

پاکستان 14 اگست 1947ء کو جب معرض وجود میں آیا تو ہم معیشت کے ہر شعبے میں پسماندہ تھے۔ صنعت' زراعت' بینکاری' تجارت غرض کہ ہر شعبہ میں ہماری حالت دگرگوں تھی۔ تقسیم کے وقت ہندوستان میں تقریباً 1050 کے قریب کارخانے تھے جن میں صرف 50 ہمارے حصے میں آئے۔ مسلمانوں کے صرف دو اپنے بینک تھے ایک حبیب بینک اور دوسرا آسٹریلیشیا بینک جو کہ ابھی اپنے آغاز کے ابتدائی مراحل میں تھے۔ مہاجرین کی آبادکاری بھی ایک اہم مسئلہ تھی۔ زراعت پسماندہ تھی۔ اس لئے ابتدائی سالوں میں معاشی ترقی کی رفتار بہت سست رہی۔ لہٰذا ہمیں اپنی معاشی حالت سنوارنے کے لئے کافی محنت کی ضرورت تھی۔ معاشی ترقی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک میں اقتصادی منصوبہ بندی کا آغاز ہوا۔ 1955ء میں پہلا پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا جو کہ نامساعد حالات کے پیش نظر ناکام رہا۔ 60-1959ء میں مغربی پاکستان کی کل قومی آمدنی 1680 کروڑ روپے تھے جبکہ متحدہ پاکستان کی کل آمدنی 3144 کروڑ روپے تھی۔ یکم جولائی 1960ء میں پاکستان کا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ شروع ہوا اور درحقیقت یہیں سے پاکستان کی معاشی ترقی کی ابتداء ہوئی کیونکہ اس منصوبے میں ملکی ترقی پر خاصا زور دیا گیا۔ ملک میں صنعت اور زراعت کی ترقی پر خصوصی توجہ دی گئی۔ پاکستان کا یہ منصوبہ انتہائی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا اور اس منصوبے کے دوران ملک میں معاشی ترقی کی رفتار تقریباً 5.6 فیصد سالانہ رہی۔ دوسرے منصوبے کے اختتام پر مغربی پاکستان کی آمدنی بڑھ کر 2330 کروڑ روپے ہوگئی اور پاکستان کی کل قومی آمدنی بڑھ کر 4172 کروڑ روپے ہوگئی۔ اس کے بعد پاکستان کا تیسرا پانچ سالہ منصوبہ شروع ہوا لیکن اس کے دو ماہ بعد ہی ہمیں ستمبر 1965ء میں ہندوستان سے جنگ لڑنا پڑی جس کی وجہ سے ہمارے تمام تر ذرائع معاشی ترقی کے کاموں سے ہٹ کر ملک کے دفاع کی طرف منتقل ہو گئے۔ ان سالوں میں معاشی ترقی کی رفتار کم ہو کر اوسطاً 5.3 فیصد سالانہ رہ گئی۔ 1971ء کی جنگ کے نتیجے میں مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا اور اس طرح سے ہماری معیشت کو کافی دھچکا لگا۔ 1972ء سے 1977ء تک قومی آمدنی میں معمولی شرح سے اضافہ ہوتا رہا جبکہ ان سالوں میں آبادی میں اضافہ بہت تیز رفتاری سے ہوا جس کے نتیجے میں معاشی ترقی کی رفتار بھی بہت سست رہی اور فی کس آمدنی میں بھی اُتار چڑھاؤ آتے رہے۔ جولائی 1977ء میں مارشل لاء نافذ کیا گیا اور اس کے بعد آج تک معیشت کو استحکام نصیب نہیں ہو سکا۔ یکے بعد دیگرے کئی حکومتوں کو ختم کر دیا گیا جس کا اثر معیشت کے ہر شعبے پر پڑا اور قومی آمدنی میں اضافے کی رفتار نہایت سست رہی۔

جیسا کہ درج ذیل گوشوارے سے واضح ہے۔

سال	خام قومی پیداوار (ملین روپے) (بازاری قیمتوں پر) (MP)	آبادی (ملین)	فی کس آمدنی (روپے) At1C
2009-10	9463047	171.7	53059
2010-11	9780265	175.3	54171
2011-12	10171894	178.9	55381
2012-13	10758039	182.5	56111

58965	189.9	11781022	2014-15
61055	195.4	11777594	2015-16
170508	199.1	12361071	2016-17
162230	207.77	36213746	2017-18
200693	212.82	41071880	2018-19
214539	211.17	44690632	2019-20

اکنامکس سروے 2019-20

اگرچہ پاکستان کی خام قومی پیداوار میں پچھلے سالوں میں اُتار چڑھاؤ ہوتا رہا ہے اور 97-1996ء کا سال نہایت ہی خراب تھا جس میں مختلف شعبوں کی پیداوار بڑھنے کی بجائے کم ہوگئی مگر 2000-1999ء کے اعداد و شمار کے مطابق معیشت قدرے بحالی کی طرف گامزن ہوئی۔ ہماری خام ملکی پیداوار (GDP) میں کمی 20-2019ء کے دوران 0.38- فیصد کی شرح سے ہوا۔ زرعی پیداوار میں اضافہ 2.67 فیصد، صنعتی پیداوار میں 2.64- فیصد اور خدمات کے شعبہ میں اضافہ 0.59- فیصد ہوا۔ سرمایہ کاری میں اضافے کی شرح 8.4 فیصد اور خام قومی پیداوار میں بچتوں کا تناسب 13.9 فیصد بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں افراط زر کی شرح 11.2 فیصد رہی۔

پاکستان کی قومی آمدنی کی شعبہ وار تخصیص

(Contribution of Different Sectors in National Income)

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے لہٰذا اس کی آمدنی بھی کم ہے۔ 20-2019ء کے اندازوں کے مطابق 06-2005 کی قیمتوں کی بنیاد پر خام ملکی پیداوار (GDP) کا تخمینہ بازاری قیمت (MP) کے پیش نظر 13332566 ملین روپے لگایا گیا۔ 72 سال گزرنے کے باوجود زرعی شعبہ اب بھی معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے اور خام ملکی پیداوار میں (GDP) کا 19.31 فیصد اسی شعبہ سے حاصل ہوتا ہے۔ صنعت کا حصہ خام قومی پیداوار میں 19.29 فیصد ہے۔ باقی شعبے جن میں کان کنی، تعمیرات، بجلی و گیس شامل ہیں۔ خام ملکی پیداوار کا صرف 4 فیصد حصہ ڈالتے ہیں۔ اس طرح سے خام ملکی پیداوار میں (اشیاء کی پیداوار کے شعبوں کا کل حصہ 38.60 فیصد بنتا ہے)۔

جہاں تک خدمات کے شعبوں کا تعلق ہے۔ مجموعی خام قومی پیداوار (GDP) میں ان کا حصہ 61.4 فیصد بنتا ہے، جن میں سے اہم شعبوں کا حصہ اس طرح سے ہے۔ تھوک و پرچون تجارت 18.17 فیصد، ٹرانسپورٹ، سٹوریج اور خبر رسانی کے ذرائع 12.31 فیصد فنانس اور انشورنس 3.60 فیصد، سرکاری انتظامیہ اور دفاع 8.60 فیصد، دیگر خدمات 11.75 فیصد۔ مختلف شعبوں کی نسبتی اہمیت کا اندازہ درج ذیل گوشوارے سے لگایا جاسکتا ہے۔

خام ملکی پیداوار (GDP) میں مختلف شعبوں کا حصہ

نام	(%)2019-20
1- اشیاء کی پیداوار	38.60
(i) زراعت	19.31

(ii) صنعت	19.29
(iii) تعمیرات	2.53
(iv) بجلی اور گیس کی تقسیم	1.76
2- خدمات (Service Sector)	61.40
(v) تجارت	18.17
(vi) ٹرانسپورٹ، سٹوریج اور خبر رسانی	12.31
(vii) فنانس اور انشورنس	3.60
(viii) ہاؤسنگ سروسز (Ownership of dwellings)	6.98
(ix) سرکاری انتظامیہ	8.60
(x) دیگر خدمات (Other Services)	11.75

اکنامک سروے 2019-20ء

پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش میں مشکلات
(Difficulties in Measuement of National Income)

حکومت پاکستان اقوام متحد کے نیشنل اکاؤنٹس کے طریقہ کار کے تحت خام قومی پیداوار (Gross National Product) کا اندازہ لگاتی ہے جبکہ قومی آمدنی سے متعلق بنیادی معلومات وفاقی ادارہ شماریات (Fedeval Bureau of Statistics) جمع کرتا ہے پاکستان میں پیداوار کے طریقے (Product Method) کو زراعت، تھوک، وپرچون، گیس بجلی صنعت اور کان کنی کی قومی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ آمدنی کا طریقہ (Income Method) سرکاری انتظامیہ، بنکاری و بیمہ کاری، ذرائع نقل وحمل اور رسل ورسائل، دفاع اور انتظامیہ کی قومی آمدنی کی پیمائش کے دوران استعمال کیا جاتا ہے اور خرچ کے طریقے (Expenditure Method) کو شعبہ تعمیرات میں قومی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

قومی آمدنی کا اعلاد وشمار پیش کرنے کے لیے پاکستان میں دو طریقے اپنائے جاتے ہیں۔

ساکن قیمتوں کے لحاظ سے (At Constant Prices): اس طریقے میں کسی ایک سال کو بنیادی سال (Base Year) لیا جاتا ہے اور اس سال کی قیمتوں پر قومی آمدنی کا اندازہ لگایا جاتا ہے پاکستان میں رواں سالوں میں قومی آمدنی کی پیمائش 2000-1999 کی قیمتوں کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے 50-1949 بعد میں 60-1959 اور 81-1980 کی قیمتوں کو بنیاد بنا کر قومی آمدنی کی پیمائش کی گئی۔

رواں قیمتوں کے لحاظ سے (At Current Prices): اس طریقے میں اشیا وخدمات کی مجموعی مالیت کی پیمائش رواں قیمتوں کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔

جہاں تک پاکستان کی قومی آمدنی کا تعلق ہے مختلف وجوہ کی بناء پر ہماری قومی آمدنی کا اندازہ صحیح نہیں ہوتا کیونکہ پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش کی راہ میں درج ذیل مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

1-اعداد و شمار کی فراہمی میں دِقت (Lack of correct data): ایک پسماندہ ملک ہونے کی وجہ سے پاکستان میں صحیح اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔ مختلف شعبوں سے درست اعداد و شمار حاصل نہیں ہوتے۔ زراعت سے سب سے زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے مگر اس شعبے سے بھی صحیح اعداد و شمار نہیں ملتے۔ آمدنی کا اندازہ آبیانے کی وصولی سے لگایا جاتا ہے جو کہ صحیح نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں متعلقہ عملہ اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ لہٰذا غلط اعداد و شمار کی وجہ سے آمدنی کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔

2-تربیت یافتہ عملہ کی کمی (Lack of trained staff): صحیح اعداد و شمار کی فراہمی کے لئے تربیت یافتہ' قابل اعتماد اور محنتی عملے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں ایسے افراد کی کمی ہے۔ قومی آمدنی کا اندازہ لگانے کے لئے اس میں جو مواد اکٹھا کیا جاتا ہے بہت سی چھوٹی چھوٹی باتوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایسے تربیتی اداروں اور تربیت یافتہ عملے کی کمی کی وجہ سے ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اس لئے صحیح اعداد و شمار حاصل نہیں ہوتے۔

3-بلا معاوضہ خدمات (Un-paid services): قومی آمدنی کا اندازہ لگاتے وقت عام طور پر وہی آمدنیاں جمع کی جاتی ہیں جو کہ معاوضے کے طور پر حاصل ہوں لیکن ہمارے زرعی شعبے میں ہزاروں خواتین بغیر کسی معاوضے کے مردوں کے شانہ بہ شانہ کام کرتی ہیں۔ ان کی آمدنیاں قومی آمدنی کے تخمینوں میں شامل نہیں ہوتیں پھر عورتوں کی ایک کثیر تعداد گھریلو کام کاج مثلاً کھانا پکانے' گھر کی صفائی' بچوں کی نگہداشت وغیرہ میں مصروف رہتی ہیں۔ جن کی کاوشوں کو قومی آمدنی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح استاد کا اپنے بچوں کو پڑھانا' ماں باپ کی خدمت جیسی خدمات کا بھی کوئی صلہ نہیں دیا جاتا۔

4-عوام کا عدم تعاون (Lack Co-operation of people): ہمارے ہاں قومی آمدنی کے تعین میں عوام بھی تعاون نہیں کرتے۔ اگر ان سے ان کی آمدنیوں کے بارے میں پوچھا جائے تو صحیح معلومات فراہم نہیں کرتے۔ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر صحیح آمدنی بتا دی تو انکم ٹیکس عائد نہ ہو جائے۔ اس طرح سے قومی آمدنی کے متعلق جو اعداد و شمار فراہم ہوتے ہیں وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے۔

5-براہ راست تبادلہ (Barter system): عام طور پر قومی آمدنی میں وہی رقوم جمع کی جاتی ہیں جو کہ اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت میں کام آتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اکثر دیہاتوں میں خرید و فروخت براہ راست تبادلے کے ذریعے ہوتی ہے جس میں زر کا استعمال نہیں ہوتا لہٰذا آمدنیوں کا تخمینہ غلط ہو جاتا ہے پھر جو مال منڈیوں میں فروخت کے لئے نہیں لایا جاتا وہ بھی قومی آمدنی کے حسابات میں شامل نہیں ہوتا۔

6-حساب کتاب نہ رکھنا (Account not properly maintained): ہمارے ہاں اکثر کاروباری حضرات مثلاً چھوٹے تاجر' دوکاندار' ریڑھی اور رکشے والے اپنی آمدنی کا حساب کتاب نہیں رکھتے جس کی وجہ سے ان کی آمدنیوں کے متعلق صحیح معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

7-مختلف کام کرنا (Earning through different activities): ہمارے ہاں لوگ مختلف ذرائع سے آمدنی حاصل کرتے ہیں اور وہ بیک وقت کئی کئی کام کرتے ہیں مثلاً ایک آدمی مزدوری بھی کرتا ہے' فصل بھی کاٹتا ہے' مرغبانی بھی کرتا ہے۔ اسی طرح ایک ڈاکٹر سرکاری ہسپتال میں کام کر کے تنخواہ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ پریکٹس سے بھی پیسے کماتا ہے۔ ایک لیکچرار تنخواہ کے علاوہ ٹیوشن بھی پڑھاتا ہے اور امتحانی پرچوں کی مارکنگ بھی کرتا ہے لہٰذا ان حضرات کی ساری آمدنی قومی آمدنی میں شمار نہیں ہوتی بلکہ اس کا کچھ حصہ شمار ہونے سے رہ جاتا ہے۔

8- چھوٹی صنعتوں کی آمدنی (Income from small units): چھوٹی اور گھریلو صنعتوں سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی اکثر و بیشتر قومی آمدنی میں شمار نہیں ہوتی کیونکہ ان کی تعداد اکثر کم و بیش ہوتی رہتی ہے اور ان میں سے بعض تو سال بھر کام بھی نہیں کرتیں بلکہ آٹھ نو ماہ کام کرنے کے بعد بند ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ان کی آمدنیاں قومی آمدنی میں شمار ہونے سے رہ جاتی ہیں۔

9- شکست و ریخت کو نظر انداز کرنا (Depreciation is ignored): ہمارے ہاں قومی آمدنی کی صحیح پیمائش نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر مشینوں کی فرسودگی اور شکست و ریخت کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور اسے خام قومی پیداوار (GNP) سے منہا نہیں کیا جاتا۔ اس وجہ سے بھی خالص قومی پیداوار (NNP) کے اندازے غلط ہو جاتے ہیں۔

10- سماجی برائیاں (Scoial evils): ہمارے ہاں سمگلنگ اور چور بازاری کی وجہ سے بہت سی پیداوار قومی آمدنی میں شمار ہونے سے رہ جاتی ہے کیونکہ جو اشیاء سمگلنگ کی نذر ہو جاتی ہیں وہ آمدنی میں شمار نہیں ہوتیں۔ سمگلنگ کی وجہ سے چونکہ اشیاء کی درآمد و برآمد غیر قانونی طریقوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے نہ تو ان اشیاء کا کہیں اندراج ہوتا ہے اور نہ ہی ان پر کسٹم ڈیوٹی ادا کی جاتی ہے۔

11- انتقالی ادائیگیاں (Transfer Payments): بیروزگاری الاؤنسز، پنشن، زکوٰۃ، خیرات، وظائف وغیرہ مختلف اشخاص کی ذاتی آمدنیوں میں شمار ہوتی ہیں اور حکومت کے اخراجات کا حصہ بھی بنتی ہیں لیکن قومی آمدنی میں ایسی ادائیگیوں کو شمار نہیں کیا جاتا۔

12- ذاتی استعمال کی اشیاء (Goods for Personal use): کچھ ایسی اشیاء بھی ہوتی ہیں جو کہ منڈی میں فروخت نہیں کی جاتیں لہٰذا ان کی مالیت کا شمار قومی آمدنی میں نہیں ہوتا کیونکہ پیدا کنندگان ذاتی استعمال کے لئے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں مثلاً کاشتکار سال بھر کی ضرورت کے لئے گندم، چاول، گڑ وغیرہ کا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔

پاکستان کی فی کس آمدنی (Per Capita Income in Pakistan)

کسی ملک کی اوسط فی کس سالانہ آمدنی معلوم کرنے کے لئے اس ملک کی کل آمدنی کو اس کی کل آبادی سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

$$\text{یعنی اوسط فی کس آمدنی} = \frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

2019-20ء کی سروے رپورٹ کے مطابق پاکستان کی فی کس آمدنی 1355 ڈالر سالانہ ہے جو کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے، یہاں پر قدرتی ذرائع کی قلت ہے۔ 42 فیصد آبادی جاہل اور ان پڑھ ہے۔ لوگوں کی استعداد کار پست ہے۔ وہ سست اور کاہل ہیں۔ پرانے اور دقیانوسی طریق کاشتکاری اپنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار کم ہو کر رہ گئی ہے اور ان کی آمدنیاں بھی قلیل ہیں جب ہم پاکستان کی فی کس آمدنی کا موازنہ دنیا کے دوسرے ممالک کی فی کس آمدنی سے کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کی فی کس آمدنی قلیل ہے ہمارا معیار زندگی پست ہے۔ ہمیں زندگی کی وہ آسائشیات میسر نہیں جو کہ یورپ اور دنیا کے دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کو حاصل ہیں۔ پاکستان کی فی کس آمدنی کا موازنہ دنیا کے دیگر ممالک سے درج ذیل گوشوارے میں کیا گیا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

انسانی ترقیاتی رپورٹ 2019ء

ملک	فی کس خام قومی آمدنی (امریکی ڈالروں میں) (GNI Per Capita)
بہت زیادہ بلند انسانی ترقی والے ممالک	
سوئٹزرلینڈ	59375
جاپان	40799
امریکہ	56140
جرمنی	46946
ناروے	68059
سنگاپور	83793
کویت	71164
روس	25036
سعودی عرب	49338
بلند انسانی ترقی والے ممالک	
ایران	18166
چین	16127
پاناما	20455
مصر	10744
سری لنکا	11611
درمیانی انسانی ترقی والے ممالک	
عراق	15365
پاکستان	5190
انڈیا	6829
بنگلہ دیش	4057
نیپال	2748
کم انسانی ترقی والے ممالک	
روانڈا	1959
سوڈان	3962

www.downloadclassnotes.com

ایتھوپیا	1782
مالی	1965
یمن	1433
یوگنڈا	1752
شام	2725

(انسانی ترقیاتی رپورٹ 2019ء)

فی کس آمدنی میں کمی کے اسباب
(Reasons of Low Per Capita Income)

پاکستان میں فی کس آمدنی پست ہونے کی وجہ سے عوام کا معیار زندگی بھی پست ہے اور اکثریت غربت کی زندگی بسر کر رہی ہے جس کے اہم اسباب درج ذیل ہیں۔

1- قدرتی ذرائع کی قلت (Shortage of Natural Resources): پاکستان میں اہم قدرتی ذرائع کی قلت ہے۔ ہمارے ہاں کوئلہ، لوہا اور پٹرول بہت کم مقدار میں نکلتا ہے جسکی وجہ سے ہم ہر سال کروڑوں روپے کا زرمبادلہ ان ذرائع کی درآمد پر خرچ کرتے ہیں جبکہ کوئلہ اور لوہا کسی ملک کی معاشی ترقی کے لئے بنیادی عوامل کا درجہ رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بہت کم رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے جبکہ ماہرین کے مطابق کل رقبے کا تقریباً 25 فیصد پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح سے دیگر ذرائع مثلاً حیوانات، ماہی گیری، نباتات وغیرہ کی بھی کمی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی آمدنی کم ہو کر رہ گئی ہے۔

2- محنت کی پست استعداد کار (Low Efficiency of Labour): ہمارے ہاں لوگوں کی استعداد کار بہت پست ہے۔ 45 فیصد افرادی قوت ان پڑھ اور جاہل ہے جس کی وجہ سے لوگ جدید ٹیکنالوجی سے محروم ہیں۔ موسمی حالات نے بھی انہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے جس کی وجہ سے وہ آرام پسند ہو گئے ہیں۔ معیشت کا دارومدار زیادہ تر زرعی شعبہ پر ہے لیکن زراعت بھی پسماندہ ہے۔ فی ایکڑ پیداوار کم ہے۔ زرعی شعبہ میں 20 سے 25 فیصد تک مخفی بیروزگاری پائی جاتی ہے چنانچہ لوگوں کا معیار زندگی پست ہو کر رہ گیا ہے۔

3- آبادی کا دباؤ (Population Pressure): پاکستان میں افزائش آبادی کی شرح بہت بلند ہے۔ ہمارے ہاں 1961ء کی مردم شماری کے مطابق شرح افزائش 1.8 فیصد سالانہ تھی جو کہ بڑھ کر 1972ء میں 3 فیصد سالانہ ہو گئی۔ آبادی میں موجودہ شرح اضافہ تقریباً 1.94 فیصد سالانہ ہے جو کہ ایشیا میں بلند ترین ہے۔ اس کے برعکس قومی آمدنی میں اضافہ اس شرح سے نہیں ہوتا۔ نتیجہ کے طور پر فی کس آمدنی میں اضافے کی رفتار بہت سست ہے۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے خوراک کی قلت، رہائشی سہولتوں کی کمی، بیروزگاری، مہنگائی، ماحولیاتی آلودگی جیسے کئی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔

4- سرمائے کی قلت (Lack of Capital): ہمارے ہاں سرمائے کی قلت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی آمدنیاں قلیل ہیں۔ وہ جو کچھ بھی کماتے ہیں اسے ضروریات زندگی پر خرچ کر دیتے ہیں جس

کی وجہ سے سرمایہ کاری میں کمی رہ جاتی ہے۔ سرمائے کی تشکیل کی رفتار بہت سست پڑ جاتی ہے لہٰذا قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کی رفتار بھی سست ہو کر رہ گئی ہے۔

5- معیشت کی پسماندگی (Economic Backwardness): پاکستان کی معیشت بنیادی طور پر پسماندہ ہے۔ معیشت کا دارومدار زیادہ تر زراعت پر ہے لیکن زراعت فرسودہ ہے۔ اس میں جدید طریق کاشتکاری سے گریز کیا جاتا ہے۔ معیشت غربت کے منحوس چکر میں پھنسی ہوئی ہے۔ زرعی خام مال کی برآمد کی وجہ سے نسبت درآمد و برآمد غیر موافق ہے جس سے ادائیگیوں کے توازن میں خرابی پیدا ہو گئی ہے اور سرمائے کی کمی رہتی ہے۔ معیشت کے مختلف شعبے پسماندہ رہنے کی وجہ سے لوگوں کی آمدنیاں بھی کم رہ جاتی ہیں۔ اس طرح معیشت غربت کے منحوس چکر کا شکار ہے۔

6- ناقص منصوبہ بندی (Poor Planning): ہمارے ہاں معاشی ترقی کیلئے جو بھی منصوبہ بندی کی گئی وہ خامیوں سے خالی نہ تھی جس کی وجہ سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ مثلاً پہلا پانچ سالہ منصوبہ اپنی مدت کے دو سال بعد شروع ہوا لہٰذا وہ ناکام رہا ہے۔ تیسرے منصوبے کے دوران ملک سیاسی طور پر افراتفری کا شکار ہو گیا۔ 1965ء میں بھارت سے جنگ چھڑ گئی۔ نتیجے کے طور پر تیسرا منصوبہ بھی ناکام رہا۔ نیز ایسی پالیسیاں اختیار کی گئیں جن سے دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی۔ ٹیکسوں کا نظام نہایت غیر متوازن ثابت ہوا اور آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ ختم ہونے تک اس ضمن میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی اور غریب غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

7- دولت کی غیر مساویانہ تقسیم (Un-equal Distribution of Wealth): پاکستان میں دولت کی تقسیم بھی غیر مساویانہ ہے۔ پاکستان میں دولت کا بہت بڑا حصہ صرف چند خاندانوں کے پاس ہے جبکہ باقی ساری آبادی کا معیار زندگی قلیل آمدنی کے باعث نہایت پست ہے۔ ان چند خاندانوں کو صنعتی شعبہ پر اجارہ داری حاصل ہے۔ نیز ملکی سیاست اور وسائل پر قابض ہیں۔ یہ اپنی دولت عیش و عشرت پر خرچ کرتے ہیں اور ملک کے بقیہ عوام کا معیار زندگی پست ہو کر رہ گیا ہے۔

8- سیاسی عدم استحکام (Political Instability): ہمارے ملک کو سیاسی طور پر کبھی استحکام نصیب نہیں ہو سکا۔ شروع میں پارلیمانی نظام کی وجہ سے آئے دن وزارتوں میں تبدیلی ہوتی رہی۔ پھر 1958ء میں مارشل لاء نافذ ہوا۔ اس کے بعد 1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان ہم سے جدا ہو گیا۔ تیسری بار پھر جولائی 1977ء میں مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ 1988ء سے 1993ء تک تین بار 58-2(B) کے ذریعے ملک میں جمہوری حکومتوں کا خاتمہ کیا گیا۔ اب بھی ملک سخت سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ ملک میں ڈکیتی کی وارداتیں، اغواء برائے تاوان، دہشت گردی، خودکش حملوں اور قتل و غارت کی وجہ سے سرمایہ کاری اور معاشی ترقی بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

9- ادائیگیوں کے توازن میں خسارہ (Deficit in Balance of Payments): ہمارا توازن تجارت اور توازن ادائیگی بھی غیر موافق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری برآمدات کا ایک بڑا حصہ زرعی خام مال پر مشتمل ہوتا ہے جس کی صحیح قیمتیں وصول نہیں ہوتیں اور نسبت درآمد و برآمد حق میں نہیں ہوتی۔ پچھلے چند سالوں سے ہماری کپاس کی فصل بھی خاصی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی آبادی کے دباؤ کی وجہ سے ہماری درآمدات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارا ادائیگیوں کا توازن خسارے میں ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے ہمیں ہر سال بھاری مقدار میں قرضے لینے پڑتے ہیں جن کی وجہ سے معیشت پر مزید بوجھ پڑ رہا ہے۔

10- غیر ملکی قرضے (Foreign Loans): پاکستان کی معیشت پر غیر ملکی قرضوں نے بھی بہت بُرا اثر ڈالا ہے۔ اس وقت بیرونی قرضوں اور واجبات کا بوجھ 11658.1 بلین روپے سے زیادہ ہے جس پر ہر

سال اربوں روپے سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ ملک میں زر کی کئی بار بیرونی قدر میں کمی کی وجہ سے بھی قرضوں کا بوجھ بہت زیادہ ہو گیا ہے لہٰذا قرضوں اور سود کی واپسی میں ادائیگی معیشت پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے لہٰذا فی کس آمدنی کم ہو کر رہ جاتی ہے۔

11- معاشرتی و اخلاقی برائیاں (Social and Moral Evils): پاکستان میں بددیانتی اور بدعنوانی عام ہے۔ راتوں رات امیر بننے کے چکر نے پوری قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ رشوت، چور بازاری، ملاوٹ اور سمگلنگ جیسے کاروبار پر لوگ فخر محسوس کرتے ہیں۔ اس میں کوئی عار نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے ہمارے سرمائے کا ضیاع ہو رہا ہے اور عام لوگوں کا معیار زندگی پہلے سے بھی پست ہوتا جا رہا ہے۔

12- صنعتی پسماندگی (Industrial Backwardness): پاکستان میں معیار زندگی کی پستی کی ایک اور وجہ صنعتی پسماندگی ہے۔ ہمارے ہاں آجر اور مزدور کے تعلقات بہتر نہیں ہیں۔ آجر مزدوروں کا استحصال کرتے ہیں جس کی وجہ سے مزدور آئے دن ہڑتالیں کرتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں صنعتی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ مزدوروں کی اُجرتیں بھی کم ہیں۔ ان کے کام کرنے کے اوقات بہت زیادہ ہیں۔ کام کرنے کا ماحول بہتر نہیں ہے جس سے ان کی صحت ٹھیک نہیں رہتی اور ان کی استعداد کار پست رہتی ہے لہٰذا ان کی محنت پیداوار بھی کم ہو کر رہ جاتی ہے۔

13- بیروزگاری (Un-employment): پاکستان میں معیار زندگی کی پستی کی ایک اور وجہ بیروزگاری ہے۔ اس وقت پاکستان میں افرادی قوت 61.04 ملین افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں سے تقریباً 3.62 ملین افراد بیروزگار ہیں۔ اس کے علاوہ زرعی شعبے میں 20 فیصد تک مخفی بیروزگاری موجود ہے۔ اس وجہ سے ہماری قومی آمدنی اور فی کس آمدنی کا معیار پست ہے۔

14- قومیانے کی پالیسی (Nationalization Policy): پاکستان میں مخلوط معاشی نظام چل رہا ہے لیکن 1972ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے ملک میں صنعتوں کو قومیانے کی پالیسی اختیار کی جس کی وجہ سے ملک میں بھاری صنعتوں کے علاوہ چھوٹی چھوٹی صنعتیں جن میں جننگ فیکٹریاں اور چاول چھڑنے کے کارخانے بھی شامل تھے ان کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا جس کی وجہ سے ملک میں نجی شعبہ میں عدم استحکام پیدا ہو گیا جن صنعتوں کو قومی تحویل میں لیا گیا ان پر مؤثر انتظامی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے وہ صنعتیں معیشت پر بوجھ بن گئیں اور خسارے میں جانے لگیں جس سے قومی آمدنی متاثر ہوئی اور فی کس آمدنی میں بھی زیادہ اضافہ نہ ہو سکا۔ اب اگرچہ نجکاری کا عمل شروع ہے لیکن یہ بھی شفاف نہیں کئی بدعنوانیاں منظر عام پر آئی ہیں۔

15- نامکمل اور غیر منظم منڈیاں (Imperfect and Un-organizd Markets): ہمارے ہاں منڈیوں کا نظام غیر منظم ہے۔ عام لوگ منڈیوں سے متعلق ضروری معلومات اور اشیاء کی اصل قیمتوں کے بارے میں بے خبر ہوتے ہیں۔ عاملین پیدائش میں بھی حرکت پذیری کی خوبی نہیں پائی جاتی کیونکہ اس ضمن میں انہیں کئی دشواریاں کا سامنا ہوتا ہے۔ کئی صنعتوں کو تامین (Protection) کی پالیسی کے تحت بہت زیادہ تحفظ دیا گیا ہے۔ اجارہ داریاں اور کارٹل بھی قیمتوں میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں لہٰذا عام لوگوں کی آمدنیاں کم ہوتی ہیں اور اشیاء کی قیمتیں بازار میں زیادہ ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کا معیار زندگی پست رہتا ہے۔

16- زرعی شعبہ پر زیادہ انحصار (High Dependence upon Agriculture sector): پاکستان کی 45 فیصد حصہ آبادی بالواسطہ یا بلاواسطہ زرعی شعبہ پر انحصار رکھتی ہے چونکہ زراعت کا انحصار زیادہ تر موسمی اور قدرتی حالات پر ہوتا ہے جو کہ سیلاب، خشک سالی یا بارشوں کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی کا باعث بنتے ہیں لہٰذا یہ شعبہ غیر مستحکم ہوتا ہے اور اس طرح لوگوں کی آمدنیاں بھی کم و بیش ہوتی رہتی ہیں۔

17- بدعنوانی (Corruption): پاکستان میں بدعنوانی ہر سطح بڑھتی جارہی ہے ہمارے بہت سے فیصلے ملکی مفاد کے بجائے ذاتی مفادات پر منحصر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے محنتی اور دیانت افراد کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور وہ مایوس ہو کر ملکی ترقی میں اپنا وہ کردار ادا نہیں کر سکتے جس کے وہ اہل ہوتے ہیں جس کی بدولت قومی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کے اقدامات
(Improvement Measures)

پاکستان میں مندرجہ ذیل اقدامات اختیار کر کے قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

1- عزم و ہمت (Strong Determination and Boldness): کوئی ملک اس وقت تک ترقی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے عوام پختہ ارادے، ہمت، حوصلے اور جوش و جذبہ سے سرشار نہ ہوں کیونکہ وہ صرف اسی صورت میں نیک نیتی، دیانتداری اور ایمانداری سے کام کرتے ہوئے اپنی خداداد صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے سے قومی آمدنی میں اضافہ کر کے اپنا معیار زندگی بلند کر سکتے ہیں۔

2- معاشرتی برائیوں کا خاتمہ (Eradication of Social Evils): جب تک معاشرے سے رشوت، چور بازاری، ملاوٹ، سمگلنگ اور دیگر معاشرتی برائیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ عام آدمی کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا حکومت کو اس ضمن میں سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔

3- سیاسی استحکام (Political Stability): جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ اسے سیاسی استحکام نصیب نہیں ہو سکا۔ حکومتوں کی جلد جلد تبدیلی اور کئی بار کے مارشل لاء نے ملک کی معیشت پر منفی اثرات مرتب کئے ہیں جس سے پیداوار، روزگار اور آمدنی بُری طرح متاثر ہوتے رہے ہیں لہٰذا عوام کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکا چونکہ معاشی ترقی اور قومی آمدنی کا انحصار ملک میں سیاسی استحکام پر ہوتا ہے بلکہ یہ لازم و ملزوم ہوتے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ملک میں سیاسی استحکام کے ضمن میں پیش رفت ہو۔

4- اسلامی اقدار کی پابندی (Act upon Moral Values): اسلام نے جس معاشی نظام کو اپنانے کا درس دیا ہے اس میں عدل، انصاف، احسان مزدور سے ہمدردی، اعتدال پسندی، ارتکاز دولت کی حوصلہ شکنی، سود اور استحصال کا خاتمہ، کفایت شعاری، سادگی، حلال و حرام میں فرق، غریبوں محتاجوں اور ضرورت مندوں کی دادرسی سے متعلق واضح احکامات موجود ہیں لہٰذا اگر پاکستان میں اسلام کے معاشی نظام کو نیک نیتی سے مکمل طور پر نافذ کر دیا جائے تو معاشی، سماجی اور اخلاقی برائیاں از خود ختم ہو جائیں گی جبکہ درج بالا حالات کے پیش نظر لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ ہوگا، غربت کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ بہتر معیار زندگی اپنا سکیں گے۔

5- زرعی ترقی (Agricultural Development): پاکستان کی معیشت کا زیادہ تر دارومدار زراعت پر ہے۔ زراعت ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہٰذا معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زراعت کو ترقی دی جائے۔ بہتر بیج اور مناسب کھاد کا استعمال کیا جائے۔ فصلوں کو ادل بدل کر کے کاشت کیا جائے اور کیڑے مکوڑوں سے بچایا جائے۔ سیم اور تھور کا سدباب کیا جائے زمینوں کا اشتمال کر کے زمینوں کو یکجا کیا جائے۔ آبپاشی کی بہتر سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اس طرح زرعی پیداوار میں اضافہ قومی آمدنی اور فی کس آمدنی دونوں میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

6- صنعتی ترقی (Industrial Development): فی کس آمدنی کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر کی جائے۔ ملک میں زیادہ سے زیادہ کارخانے قائم کئے جائیں۔ درآمدات کے نعم البدل ملک میں تیار کئے جائیں۔ برآمدی اشیاء کی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ صنعتی ترقی سے روزگار میں اضافہ ہوگا۔ مزدوروں کا معیار زندگی بلند ہوگا۔ ٹیکسوں کی صورت میں حکومت کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

7- تشکیل سرمایہ (Capital Formation): فی کس آمدنی میں اضافہ کے لئے ضروری ہے کہ تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز تر کی جائے جس کے لئے بچتوں میں اضافہ ضروری ہے لہٰذا لوگوں کو بچت کرنے کی ترغیب دی جائے اور ان کی بچتیں دوبارہ سرمایہ کاری میں لگائی جائیں اور ذرائع کا بہتر استعمال کیا جائے۔

8- قدرتی ذرائع کا بہتر استعمال (Better Utilization of Natural Resources): پاکستان میں فی کس آمدنی میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ قدرتی ذرائع کا بھرپور استعمال کیا جائے۔ ہمارے ہاں ذرائع کی کمی نہیں لیکن سرمایہ اور ٹیکنالوجی کی کمی کی وجہ سے ان کا بھرپور استعمال نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے ہماری قومی آمدنی کم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اگر ملک کے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے تو اس سے آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا اور معیار زندگی بھی بلند ہوگا۔

9- آبادی کی منصوبہ بندی (Population Planning): پاکستان میں معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آبادی پر مؤثر کنٹرول کیا جائے۔ ہماری آبادی میں اضافہ 2.0 فیصد سالانہ کے حساب سے ہو رہا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ آبادی کی منصوبہ بندی کے پروگرام پر مؤثر طریقے سے عمل کیا جائے تاکہ آبادی کی شرح افزائش میں کمی واقع ہو سکے اور وسائل پر آبادی کا بوجھ کم کیا جا سکے۔

10- مؤثر ترقیاتی منصوبہ بندی (Effective Development Planning): فی کس آمدنی میں اضافہ کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں مؤثر طور پر اقتصادی منصوبہ بندی کی جائے۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لئے زیادہ رقم مختص کی جائے۔ آمدنیوں کے فرق کو کم کیا جائے۔ امیروں پر بھاری محصول لگائے جائیں اور یہ رقم غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے نیز قرضوں پر انحصار کرنے کی بجائے ملکی وسائل پر زیادہ بھروسہ کیا جائے۔

11- دولت کی منصفانہ تقسیم (Equal Distribution of Wealth): فی کس آمدنی میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ دولت کی تقسیم کو منصفانہ بنایا جائے۔ مختلف طریقوں سے امیروں سے دولت حاصل کر کے اسے غریبوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔ دولت کی غیر مساویانہ تقسیم ختم ہونے سے بھی عوام کا معیار زندگی بلند ہو سکتا ہے۔

12- برآمدات میں اضافہ (Increase in Exports): فی کس آمدنی میں اضافہ کے لئے ضروری ہے کہ برآمدات کو فروغ دیا جائے۔ نئی نئی منڈیاں تلاش کی جائیں۔ تجارتی وفود کو دوسرے ممالک میں بھیجا جائے۔ بین الاقوامی میلوں اور نمائشوں میں پاکستانی اشیاء کے سٹال لگائے جائیں اور موثر اقدامات کے ذریعے برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ نیز برآمدی اشیاء کی مناسب درجہ بندی بھی کی جائے۔:

13- فالتو جمعیت محنت کی کھپت (Utilization of Surplus Labour): پاکستان میں خاصی تعداد میں جمعیت محنت موجود ہے جو کہ فالتو (Surplus) ہے۔ خصوصاً زرعی شعبے میں مخفی بیروزگاری موجود ہے۔ اگر اس فالتو جمعیت محنت کو بہتر طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے فی کس آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

14- تعلیم اور پیشہ وارانہ تربیت (Education and Professional Training): پاکستان میں فی کس آمدنی میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں پرائمری اور پیشہ وارانہ تعلیم عام کی جائے۔ ملک میں خواندگی کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔ ہمارے ہاں اس وقت خواندگی کی شرح 58 فیصد ہے جو کہ ایک ترقی پذیر ملک کے لئے بہت کم ہے۔ ملک میں بیروزگاری کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پیشہ وارانہ تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے۔ نظام تعلیم میں اصلاح کی جائے اور تعلیم کو ملکی ضرورت کے مطابق ہم آہنگ کیا جائے۔ فنی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے تا کہ ملک میں ہنرمند افراد پیدا ہو سکیں۔

حکومت کے اقدامات (Méasures taken by Government)

پاکستان میں فی کس آمدنی بڑھانے کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

1- ترقیاتی منصوبہ بندی (Development Planning): حکومت نے معاشی ترقی کے لئے ملک میں اقتصادی منصوبہ بندی شروع کی۔ سب سے پہلے 1951ء میں کولمبو منصوبہ شروع ہوا۔ پھر 1955ء میں پہلا پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا۔ اس طرح سے ملک کی معاشی ترقی کے لئے دوسرا، تیسرا اور چوتھا منصوبہ بنا جس میں سے صرف دوسرا پانچ سالہ منصوبہ کامیاب ثابت ہوا جبکہ تیسرا منصوبہ ناکام رہا اور چوتھے منصوبے پر مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجہ سے عمل درآمد نہ ہو سکا۔ ضیاء حکومت نے ملک کی معاشی ترقی کے لئے 1978ء سے 1983ء تک پانچواں پانچ سالہ منصوبہ بنایا جبکہ جولائی 1983ء سے جون 1988ء تک چھٹا پانچ سالہ منصوبہ مکمل ہوا۔ اس طرح پانچ سالہ منصوبے بنتے رہے اور ایک تین سالہ میکرو اکنامک پلان مکمل ہو چکا ہے جبکہ دوسرا تین سالہ درمیانی مدت کا منصوبہ 07-2004ء کو تیار کیا گیا۔ پھر تین سالہ وسط مدتی منصوبہ 13-2010 تیار کیا گیا ہے اور اب حکومت سالانہ ترقیاتی منصوبے بناتی ہے۔

2- زرعی ترقی (Agricultural Development): چونکہ ہمارا ملک بنیادی طور پر زرعی ہے اور زراعت قومی معیشت میں اہم کردار کی حامل ہے۔ اس لئے حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے بھی مختلف اقدامات کئے ہیں۔ مختلف اوقات میں زرعی اصلاحات نافذ کی گئیں سب سے اہم اصلاحات ایوب خان کے دور حکومت میں 1959ء میں کی گئیں۔ جن میں زمین کی حد ملکیت کو کم کیا گیا تا کہ جاگیردارانہ نظام ختم کر کے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ دوسری بار 1972ء میں اور پھر 1977ء میں زرعی اصلاحات کا قانون نافذ کیا گیا جس کے تحت زمین کی حد ملکیت کو مزید کم کر دیا گیا۔ حکومت نے زراعت کی ترقی کے لئے زرعی ترقیاتی بینک قائم کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ کاشتکاروں کو آسان شرائط پر قرضے مہیا کرے۔ اس طرح حکومت زرعی سپلائی کارپوریشن کے ذریعے بھی کاشتکاروں کو بہتر بیج، کھاد، کیڑے مکوڑوں کو مارنے والی ادویات وغیرہ مہیا کر رہی ہے تا کہ زراعت کو جدید خطوط پر استوار کر کے پیداوار بڑھائی جائے اور قومی آمدنی و فی کس آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔

3- صنعتی ترقی (Industrial Development): حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے بھی کئی اقدامات کئے ہیں۔ 1952ء میں صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کی گئی تا کہ ملک میں بڑے پیمانے پر صنعتوں کو قائم کرنے میں مدد مل سکے۔ بعد میں چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی کارپوریشن بھی قائم کی گئی۔ 1961ء میں صنعتی ترقیاتی بینک قائم کیا گیا تا کہ صنعت کاروں کو آسان شرائط پر قرضے مہیا کئے جا سکیں۔ 1972ء میں دس بڑی صنعتوں کو قومی تحویل میں لیا گیا

تا کہ ارتکاز دولت کو روکا جا سکے۔ پیداوار پر حکومت کو زیادہ کنٹرول حاصل ہو سکے اور ملکی پیداوار میں اضافہ ہو۔ موجودہ حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے اہم اقدامات کئے ہیں۔ بیمار اور نیم منافع بخش قومی صنعتوں کو نجی شعبے کی تحویل میں دینے کے لئے پرائیویٹائزیشن اور ڈی ریگولیشن کی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے کافی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور زرمبادلہ کے لئے کافی آسانیاں پیدا کرنے کی کوششیں کی گئی ہے۔

4- تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز تر کرنا (Capital formation Acceleration): پاکستان میں قومی آمدنی میں اضافے کے لئے تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز کرنا بھی ضروری ہے۔ ہمارے ہاں بچتوں کا تناسب بہت کم ہے جو کہ تقریباً 14 فیصد ہے لیکن ملکی ضروریات کے پیش نظر بچتوں میں مزید اضافے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے کئی اقدامات کئے ہیں۔ جن میں انعامی بانڈز سکیم، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، این آئی ٹی یونٹ اور ڈاک خانہ کے سیونگ سرٹیفکیٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نیز قومی بچت کے سنٹر ہر شہر میں قائم کئے گئے ہیں تا کہ لوگ اپنی بچتوں کو ان مراکز میں جمع کرائیں اور یہ بچتیں سرمایہ کاری کے کاموں میں لگائی جا سکیں۔ اشتہار بازی کے ذریعے بھی بچتوں کی ترغیب دی جاتی ہے۔ برآمدات کو بڑھانے کی کوششیں جاری ہیں تا کہ زرمبادلہ کی زیادہ سے زیادہ مقدار کما کر اس سے سرمایہ کاری کی جائے۔

5- آبادی کی منصوبہ بندی (Population Planning): حکومت نے آبادی کی بڑھتی ہوئی شرح کو کنٹرول کرنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی کو کافی اہمیت دی ہے اور ہر سال اس محکمے کے ذریعے کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں لوگ اس سے پوری طرح استفادہ نہیں کرتے تاہم اس محکمہ کی وجہ سے اتنا ضرور ہو گیا ہے کہ لوگوں نے آبادی کی منصوبہ بندی کی اہمیت کو محسوس کرنا شروع کر دیا ہے اور ان میں یہ شعور بیدار ہو گیا ہے کہ ایک صحت مند خاندان کے لئے کم بچے ہونا خوشحالی کی علامت ہے۔

ٹیکس کلچر (Tax Culture)

ٹیکس کلچر کا تفصیلی ذکر کتاب کے حصہ اول باب 4 (سرکاری مالیات) میں کیا جا چکا ہے۔

تاہم نصابی ضرورت کی تکمیل کے لیے ٹیکس کلچر کا مزید جائزہ درج ذیل سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں پاکستان کی معیشت میں ٹیکس کلچر کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ہر ملک کی حکومت کی طرح حکومت پاکستان کو بھی اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے مالی وسائل کی ضرورت پڑتی ہے۔ حکومت کے اخراجات کی اہم مدات میں دفاع، پولیس، امن و امان، سماجی و معاشرتی خدمات (تعلیم، صحت عامہ، سیاحت، تفریحی سہولیات) انصاف کی فراہمی کے لیے عدالتیں، نیز معاشی ترقی کے لیے انفراسٹرکچر، بجلی، گیس، تیل اور مختلف ترقیاتی منصوبے شامل ہوتے ہیں۔ جن مختلف ذرائع سے حکومت آمدنی حاصل کرتی ہے ان میں ٹیکس وصولیوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ حکومتی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ بنتی ہیں۔ اس طرح مختلف ٹیکسوں کی نوعیت، اقسام، ٹیکس وصولی کا نظام، ٹیکس دہندگان کی سوچ اور ردعمل، ٹیکس وصول کرنے والے عملے کا رویہ اور نیت، ٹیکسوں کے اہداف اور ٹیکس پالیسیاں، ٹیکس عائد کرنے کے اصول اور خرچ کرنے کے قواعد و ضوابط ٹیکس کلچر کا حصہ بنتے ہیں۔

چونکہ ٹیکس ایک لازمی ادائیگی ہوتی ہے، جس کے بدلے میں ٹیکس دہندہ کو کوئی براہ راست فائدہ تو حاصل نہیں ہوتا تاہم

اسے معاشرتی فلاح و بہبود، دفاع اور امن و امان جیسے کاموں پر خرچ کرنے سے بالواسطہ طور پر مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔

قبل ازیں (باب 4 میں) ٹیکسوں کی جن مختلف اقسام اور ان کی خصوصیات کا جائزہ لیا جا چکا ہے۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں۔

1- براہ راست یا بلاواسطہ ٹیکس Direct Tax
2- بالواسطہ ٹیکس Indirect Tax
3- متناسب ٹیکس Proportional Tax
4- مستزاد ٹیکس Progressive Tax

ٹیکسوں کا بہترین نظام وہ ہوتا ہے جو کہ سادہ، عام فہم اور لچکدار ہو۔ ٹیکس عائد کرنے کے اصولوں کی زیادہ سے زیادہ پابندی کرے، لوگوں کی استطاعت کے مطابق ہو۔ ٹیکس دہندگان اس کا بار کم محسوس کریں وہ اسے ناجائز بوجھ نہ سمجھیں، ٹیکس چوری نہ ہو، لوگوں کی سہولت کی خاطر ٹیکس ادائیگی اس وقت کی جائے جب لوگوں کو آمدنیاں حاصل ہو رہی ہوں۔ عملہ محنتی، دیانتدار اور ایماندار ہو نیز ٹیکسوں سے حاصل کردہ رقوم کا بڑا حصہ عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔ پس یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹیکس کلچر کے فروغ کے لیے نظام ٹیکس سادہ، عام فہم، لچکدار، اصول مساوات، اصول سہولت اور دیگر اصولوں کو مدنظر رکھے تاکہ زیادہ سے زیادہ رقوم اکٹھی کی جا سکیں۔

پاکستان میں ٹیکس کلچر (Tax Culture in Pakistan)

پاکستان میں ٹیکس کلچر کی خصوصیات کا جائزہ درج ذیل سطور میں لیا جاتا ہے۔

1- ایک اندازے کے مطابق پاکستان کی مرکزی حکومت اپنی آمدنی کا تقریباً 75 فیصد ٹیکسوں سے جبکہ صرف 25 فیصد غیر محصولاتی ذرائع سے حاصل کرتی ہے جبکہ صوبائی حکومتیں اپنی آمدنی کا تقریباً 60 فی صد ٹیکسوں کے ذریعہ حاصل کرتی ہیں۔

2- مرکزی حکومت کی محاصل آمدنی کا 60% بالواسطہ ٹیکسوں سے جبکہ 40% براہ راست ٹیکسوں سے حاصل ہوتا ہے۔

3- بالواسطہ ٹیکسوں کا بوجھ غریب عوام پر زیادہ پڑتا ہے۔ اس لیے اسے ایک غیر مؤثر نظام ٹیکس کہا جا سکتا ہے۔

4- انکم ٹیکس خود تشخیص سکیم اور مستزائد شرح سے ہونے کی وجہ سے سادہ اور آسان ہے۔

5- پاکستان میں ٹیکس چوری عام ہے۔ عملہ سے "ملی بھگت" کے ساتھ حکومتی خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں بددیانتی اور جھوٹ عام ہے۔

6- این۔ ایف۔ سی (N.F.C) ایوارڈ کا مسئلہ تمام صوبوں اور وفاق کی اتفاق رائے سے حل ہو چکا ہے۔ لہٰذا وفاقی ٹیکس وصولیوں میں سے صوبوں کو ملنے والے حصہ پر صوبوں کے تحفظات نہیں رہے۔

7- 18 کروڑ عوام میں سے تقریباً 13 لاکھ افراد ٹیکس ادا کرتے ہیں جن میں زیادہ تر حکومتی تنخواہ دار ملازم ہیں۔

8- اگرچہ سرمایہ دار اور پراپرٹی کا کاروبار کرنے والے بے تحاشا دولت کماتے ہیں تاہم ان کی طرف سے ٹیکس ادائیگیاں بہت کم ہیں۔ لہٰذا ٹیکس کلچر کے حوالہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں نظام ٹیکس:
(i) غیر منصفانہ (ii) کم لچکدار (iii) پیچیدگیوں سے بھرپور (iv) غیر مؤثر (v) پست استعداد کا مظہر اور (vi) ناجائز طریقوں اور ٹیکس چوروں کے خلاف کوئی قابل ذکر اقدام نہیں کرتا۔

9- مالی سال 2019-20ء کے دوران (Tax to GDP ratio) 11.8 فیصد رہی جبکہ پچھلے مالی سال کے دوران یہ شرح 13.9 فیصد رہی۔

10- مالی سال 2019-20 کے دوران ٹیکس وصولی کی شرح نمو 10.8% رہی۔ ٹیکس وصولی GDP کا 8.6 فیصد ہے۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective Questions

-1 کسی ملک کے عوام کے معیارِ زندگی کا اندازہ کس سے ہوتا ہے؟
(ا) زرعی آمدنی (ب) فی کس آمدنی ✓ (ج) قومی آمدنی (د) صنعتی آمدنی

-2 فی کس آمدنی کیسے معلوم کی جاتی ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014)
(ا) کل قومی آمدنی / شخصی آمدنی (ب) زرعی آمدنی / خالص آمدنی (ج) کل قومی آمدنی ✓ / کل آبادی (د) شخصی آمدنی / جمعیت محنت

-3 قومی آمدنی کس کا مجموعہ ہوتی ہے۔
(ا) تمام افراد کی ایک سال کی آمدنیوں کا ✓ (ب) زرعی پیداوار کی مالیت کا
(ج) صنعت کاروں کی آمدنیوں کا (د) خدمات کے معاوضوں کا

-4 پاکستان کی آبادی کا زرعی شعبہ پر کس قدر انحصار ہے۔
(ا) 50 فی صد (ب) 66 فی صد ✓ (ج) 80 فی صد (د) 42 فی صد

-5 پاکستان میں خام ملکی پیداوار (GDP) میں 2019-20ء میں صنعتی شعبے کا کتنا حصہ تھا۔
(ا) 20 فی صد (ب) 19.29 فی صد ✓ (ج) 17.7 فی صد (د) 15 فی صد

-6 تشکیل سرمایہ کی رفتار کس طرح تیز کی جا سکتی ہے۔
(ا) بچتیں بڑھا کر ✓ (ب) عدل اور انصاف سے (ج) قرض لینے سے انکار کر کے (د) جبری قرضوں سے

-7 دفینوں کے استعمال سے کس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
(ا) سرمایہ کاری ✓ (ب) قرضے (ج) سادگی (د) کفایت شعاری

-8 پاکستان میں افرادی قوت (جمعیت محنت) کا تناسب کتنا ہے۔
(ا) 32.3% ✓ (ب) 25.6% (ج) 27.9% (د) 29.7%

-9 2019-20ء کے اقتصادی جائزے کے مطابق 2005-06 تک قیمتوں پر پاکستان کی فی کس سالانہ آمدنی کتنی ہے۔
(ا) 34505 روپے (ب) 214539 روپے ✓ (ج) 37975 روپے (د) 45749 روپے

-10 پاکستان میں قومی بچت کی سالانہ شرح کتنی ہے۔
(ا) 10% (ب) 13.2% (ج) 10.7% ✓ (د) 20.1%

-11 تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے کیا ضروری ہے۔
(ا) بچتوں میں اضافہ ✓ (ب) ٹیکسوں میں اضافہ (ج) قرضوں میں اضافہ (د) صرفی خرچ میں اضافہ

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

12- پاکستان میں صنعتوں کو تو میانے کی پالیسی کب اختیار کی گئی۔
(ا) 1957ء (ب) 1961ء (ج) 1972ء ✓ (د) 1999ء

13- پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش میں رکاوٹ نہیں ہے:
(ا) غیر ذمہ دار عملہ (ب) عوام کا عدم تعاون (ج) ناخواندگی (د) صحیح اعداد و شمار ✓

14- پاکستان میں قومی آمدنی کی پیمائش کے لیے بنیادی معلومات اکٹھا کرنے والا ادارہ ہے۔
(ا) آئی ایم ایف (ب) سٹیٹ بنک آف پاکستان (ج) ورلڈ بنک (د) وفاقی ادارہ شماریات ✓

15- فی کس آمدنی کے مسائل کا تعلق ہے۔
(ا) جزوی معاشیات ✓ (ب) کلی معاشیات (ج) اثباتی معاشیات (د) ہدائتی معاشیات

16- فی کس آمدنی ہوتی ہے۔
(ا) آمدنی فی مزدور (ب) فی گھرانہ آمدنی (ج) فی فرد آمدنی ✓ (د) فی صنعتی یونٹ آمدنی

17- پاکستان میں بچتیں بڑھ سکتی ہیں۔
(ا) ٹیکسوں میں اضافہ سے (ب) ٹیکسوں میں کمی سے ✓ (ج) آبادی میں اضافہ سے (د) درآمدات میں اضافہ سے

18- پاکستان کا مالی سال شروع ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) یکم جنوری سے (ب) یکم اپریل (ج) یکم جولائی ✓ (د) یکم دسمبر

19- فی کس آمدنی برابر ہے۔
(ا) قومی آمدنی × آبادی (ب) قومی آمدنی + آبادی (ج) قومی آمدنی - آبادی (د) قومی آمدنی / آبادی ✓

20- مزدور کے معیار زندگی کا انحصار ہے۔
(ا) زری اجرت پر (ب) حقیقی اجرت پر ✓ (ج) زری پالیسی پر (د) مالیاتی پالیسی پر

21- کسی ملک میں لوگوں کا معیار زندگی کا اندازہ ہوتا ہے۔
(ا) خام قومی پیداوار سے (ب) فی کس آمدنی سے ✓ (ج) زری آمدنی سے (د) صنعتی آمدنی سے

22- فی کس آمدنی ہوتی ہے۔
(ا) یومیہ (ب) ماہانہ (ج) سالانہ ✓ (د) سہ ماہی

23- پاکستان میں فی کس آمدنی میں کمی کی وجہ ہے۔
(ا) جغرافیائی حالات (ب) افراط زر (ج) آبادی میں اضافہ ✓ (د) تعلیم یافتہ افراد کی کمی

24- پاکستان میں فی کس آمدنی ہے۔
(ا) 1368 ڈالر (ب) 1386 ڈالر (ج) 1395 ڈالر (د) 1355 ڈالر ✓

25- پاکستان کی فی کس آمدنی کم ہے۔ (ملتان بورڈ 2016)
(ا) چین سے ✓ (ب) بھوٹان سے (ج) نیپال سے (د) افغانستان سے

26- فی کس آمدنی میں اضافے کے لیے ضروری ہے۔ (ساہیوال بورڈ 2017)
(ا) آبادی میں اضافہ (ب) قومی آمدنی میں اضافہ ✓ (ج) شرح سود میں اضافہ (د) اجرت میں اضافہ

27- پاکستان میں مالی سال ختم ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2015)
(ا) 31 دسمبر (ب) 31 مارچ (ج) یکم مئی (د) 30 جون ✓

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

28- فی کس آمدنی بڑھانے کے لیے ضروری ہے۔(ملتان بورڈ 2017)
(ا) آبادی میں اضافہ (ب) اجرت میں اضافہ (ج) شرح سود میں اضافہ (د) معاشی ترقی میں اضافہ ✓

29- پاکستان میں صنعتی مالی سال کا دورانیہ ہے۔(ڈی جی خان 2019)
(ا) یکم اپریل تا 31 مارچ (ب) یکم جولائی تا 30 جون ✓ (ج) یکم جنوری تا 31 دسمبر (د) یکم ستمبر یا 31 اگست

30- اس عرصہ میں پاکستان کی شرح نمو سب سے زیادہ تھی۔
(ا) 1950-60 (ب) 1960-70 ✓ (ج) 1970-80 (د) 1980-90

31- فی کس آمدنی کے لحاظ سے پاکستان کا شمار ہوتا ہے۔
(ا) زیادہ فی کس آمدنی والے ممالک (ب) درمیانی آمدنی والے ممالک ✓
(ج) کم آمدنی والے ممالک (د) ان میں سے کوئی نہیں

32- قومی آمدنی مشتمل ہوتی ہے۔
(ا) ملک کی تمام زرعی پیداوار پر (ب) تمام صنعتی پیداوار پر
(ج) تمام مزدوروں کی آمدنیوں کے مجموعہ پر
(د) ایک سال کے دوران ملک میں پیدا ہونے والے اشیاء و خدمات کی مجموعی مالیت پر ✓

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ کے امتحانات میں پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ 1: مختصر بیانیہ سوالات بمعہ جوابات (Short Notes)

سوال 1: پاکستان کی خام قومی پیداوار کا مجموعی حجم اور اہم شعبوں کا حصہ بتائیں؟

جواب: 2019-20ء کے اقتصادی جائزے کے مطابق پاکستان کی خام قومی پیداوار (GNP) کی مالیت 2005-06 کی بازاری قیمتوں (MP) پر 14337431 ملین روپے ہے۔ اس میں اہم شعبوں کا حصہ اس طرح سے ہے:

1- اشیاء کی پیداوار کا شعبہ 38.60 فی صد	2- خدمات کا شعبہ 61.4 فی صد
(i) زراعت 19.31 فی صد	(i) تجارت 18.17 فی صد
(ii) صنعت 19.29 فی صد	(ii) ٹرانسپورٹ سٹوریج اور خبر رسانی 12.31 فی صد
(iii) تعمیرات 2.53 فی صد	(iii) سرکاری انتظامیہ اور دفاع 8.60 فی صد

سوال 2: پاکستان کو ترقی پذیر ملک کیوں کہا جاتا ہے؟ (ملتان بورڈ 2015)

جواب: پاکستان کی قومی آمدنی اور فی کس آمدنی دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں کم ہے اور عوام کا معیار زندگی پست ہے،

لیکن قدرتی ذرائع اور انسانی محنت کی بدولت اس نے ترقی کا سفر شروع کر دیا ہے۔ لہٰذا یہ ترقی پذیر ممالک کی صف میں آتا ہے۔

سوال3: پاکستانی عوام کا معیار زندگی پست ہونے اور غربت کا شکار ہونے کی پانچ اہم وجوہات بیان کریں؟ (ڈی جی خان 2017)

جواب: (i) سرمائے کی قلت (ii) قدرتی ذرائع کی قلت اور ان کا نیم استعمال
(iii) تعلیم کی کمی اور پست استعداد کار (iv) زرعی اور صنعتی شعبہ کی پسماندگی
(v) سیاسی عدم استحکام اور ناقص منصوبہ بندی

سوال4: پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش کی راہ میں چار مشکلات بتائیں؟ (ساہیوال بورڈ 2015)

جواب: (i) اعداد و شمار کی قلت (ii) تربیت یافتہ عملہ کی کمی
(iii) عوام کا عدم تعاون (iv) بلا معاوضہ خدمات اور حساب کتاب نہ رکھنا

سوال5: فی کس آمدنی کیسے معلوم کی جاتی ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2016، لاہور بورڈ 2017)

جواب: کسی ملک کی اوسط فی کس آمدنی اس کی قومی آمدنی کو ملک کی کل آبادی سے تقسیم کرنے سے معلوم کی جاتی ہے۔

$$\text{یعنی اوسط فی کس آمدنی} = \frac{\text{کل قومی آمدنی}}{\text{کل آبادی}}$$

سوال6: پاکستانی عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے پانچ اقدامات تجویز کریں؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: (i) عوام کا پختہ ارادہ، بلند حوصلہ، عزم، ہمت اور نیک نیتی
(ii) سیاسی استحکام اور مؤثر اقتصادی منصوبہ بندی
(iii) زرعی شعبہ کو فعال بنا کر فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ
(iv) تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز کر کے صنعتی شعبہ کو ترقی دینا
(v) جدید ٹیکنالوجی اپنا کر قدرتی ذرائع سے بھرپور استفادہ کرنا

سوال7: پاکستان میں فی کس آمدنی بڑھانے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ (ساہیوال بورڈ 2018، ملتان بورڈ 2018)

جواب: (i) زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے زرعی اصلاحات، زرعی ترقیاتی بنک کا قیام اور زرعی سپلائی کارپوریشن کے ذریعے بہتر بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات کی فراہمی۔
(ii) صنعتی ترقی کے لئے صنعتی ترقیاتی بنک کا قیام، غیر ملکی اور نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی۔
(iii) تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز کرنے کے اقدامات۔
(iv) آبادی کی منصوبہ بندی اور بہبود آبادی کے پروگرام۔

سوال8: پاکستان میں غربت کو کم کرنے کے تین ٹھوس اقدام تجویز کریں۔ (ڈی جی خان 2017)

جواب: (i) پاکستان کے حکومتی، سیاسی، جاگیردارانہ اور کاروباری طبقہ کو ہوس، لالچ اور ارتکاز دولت جیسے ذہنی مرض بلکہ ذہنی غربت سے نکالنا بہت ضروری ہے۔
(ii) دستیاب ذرائع کا بہتر، مؤثر اور قومی مفاد میں استعمال کرنے، لوگوں کو روزگار فراہم کر کے مخلصانہ طور پر دولت کی تقسیم کو مساویانہ بنانے کی کوشش از حد ضروری ہے تاکہ ترقی کے ثمرات عام آدمی تک پہنچیں۔

(iii) غیر پیداواری اخراجات میں کمی' نمود نمائش اور فرسودہ روایات کو ختم کر کے سادگی' قناعت پسندی اور کفایت شعاری کو اپنا کر غربت کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

سوال 9: پاکستان میں سرمایہ کاری میں اضافہ کے چند اہم حکومتی اقدامات بتائیں۔

جواب: (i) مخصوص علاقوں میں صنعتی زون' صنعتی بستیاں تعمیر کرنا اور مخصوص مدت تک ٹیکسوں کی چھوٹ۔

(ii) بنکوں کی جانب سے کم شرح سود پر قرضوں کی سہولتیں' سیلف فنانس سکیم اور مائیکرو کریڈٹ بنک کا قیام۔

(iii) بچتوں کے فروغ کی سکیمیں' آجرین اور ناظمین کے لئے تربیتی کورس اور نئی منڈیوں کی تلاش۔

سوال 10: کیا پاکستان غیر ملکی امداد اور قرضوں کے بغیر غربت کی شرح میں کمی کر سکتا ہے۔

جواب: غیور' جرأت مند! خدا تعالیٰ کے فضل اور اپنی محنت پر بھروسہ کرنے والی قومیں غیروں کے کندھوں پر سوار ہونے کی بجائے اپنی توانائیاں' مخلصانہ' دیانت داری' قومی مفاد اور بے غرضانہ طریقہ سے صرف کر کے آگے بڑھ سکتی ہیں۔ اس کے لئے مخلص' بے لوث' دانش مند قیادت اور مؤثر منصوبہ بندی کے ذریعے ذرائع کا بہترین استعمال بہت ضروری ہے۔ (خدا کرے پاکستانی عوام اور قیادت کو اس بات کا ادراک ہو سکے)۔

سوال 11: دولت کی منصفانہ تقسیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: دولت کی منصفانہ تقسیم کا مطلب یہ ہے کہ قومی آمدنی کی تقسیم منصفانہ طریقے سے عمل میں لائی جائے یعنی ہر شخص کو اس کی محنت کا پورا پورا حصہ ملنا چاہئے۔ کوئی کسی کا حق نہ مارے۔

سوال 12: غربت کا منحوس چکر کیا ہوتا ہے؟

جواب: جس ملک کی قومی آمدنی کم ہو اس کی فی کس آمدنی بھی کم ہوتی ہے۔ اس ملک کے لوگ اپنی ضروریات زندگی کو بھی پورا نہیں کر پاتے۔ ان کی بچتیں بھی کم ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں سرمایہ کاری کا حجم گرتا چلا جاتا ہے۔ اور سرمایہ کاری کم ہونے سے قومی آمدنی اور فی کس آمدنی کم ہو جاتی ہے۔ اسے غربت کا منحوس چکر کہا جاتا ہے۔

سوال 13: غیر مساوی تقسیم دولت سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: جب ملکی دولت کا بڑا حصہ چند خاندانوں کے پاس جمع ہو اور آبادی کی اکثریت غربت کی زندگی گزار رہی ہو اور امیر اور غریب کا فرق زیادہ ہو تو اسے غیر مساوی تقسیم دولت کہا جاتا ہے۔ اس سے معاشرے میں معاشرتی اور سیاسی برائیاں پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال 14: ادائیگیوں کے توازن میں خسارہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب بین الاقوامی تجارت میں زرمبادلہ کی ادائیگیاں زیادہ اور وصولیاں کم ہوں یعنی ملکی برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں تو ادائیگیوں کے توازن میں خسارہ پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال 15: پسماندہ ممالک سے کیا مراد ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2014)

جواب: پروفیس ایلس کے مطابق معاشی طور پر پسماندہ وہ ملک ہیں جو کہ اپنے باشندوں کو ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں گھٹیا اور کم مقدار میں ضروریات زندگی مہیا کرتے ہیں۔

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

سوال 16: ٹیکس کلچر سے کیا مراد ہے؟ (ملتان بورڈ 2014، ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: ٹیکس کا ایسا نظام جو ماہرین معاشیات کی طرف سے دیے گئے اصولوں کے مطابق ہو اور ایک اچھا نظام ٹیکس ثابت ہو تو اس میں لوگ بخوشی ٹیکس ادا کریں گے اور ٹیکس چوری کرنے سے گریز کریں گے۔ جس سے ایک اچھا اور بہتر ٹیکس کلچر وجود میں آئے گا۔ بصورت دیگر لوگ ٹیکسوں کو بوجھ سمجھ کر ٹیکس چھپانے اور ٹیکس چوری کرنے کی کوشش کریں گے رشوت کا بازار گرم ہوگا جس سے جھوٹ اور بہت سی معاشرتی برائیاں جنم لیں گے۔

سوال 17: ہماری قومی آمدنی (پاکستان) بڑھانے کے لیے چار اقدامات تجویز کریں۔ (ملتان بورڈ 2016-18)

جواب: ① معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کیا جائے۔ ② اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے۔
③ عزم و ہمت سے کام لیا جائے۔ ④ سیاسی استحکام برقرار رکھا جائے۔

سوال 18: ٹیکس کلچر کے فروغ میں حکومت کے اقدامات بیان کریں۔ (ملتان بورڈ 2018-19)

جواب: پاکستان میں ٹیکس کلچر کو فروغ دینے کے لیے حکومت نے سال 2002 میں درج ذیل اقدامات کیے۔

دولت ٹیکس کو ختم کر دیا گیا۔

کالا دھن سفید کرنے کی تمام سکیموں کا خاتمہ کر دیا گیا۔

جنرل سیلز ٹیکس کا دائرہ کار وسیع کر دیا۔

زرعی ٹیکس کے نفاذ کا آغاز کیا۔

سوال 19: پاکستان کا مالی سال کب شروع ہو کر کب ختم ہوتا ہے۔ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: پاکستان کے مالی سال کی مدت بارہ ماہ یعنی ایک سال ہے جو یکم جولائی کو شروع ہو کر اگلے سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے۔

سوال 20: پاکستان میں ٹیکس کلچر کے بارے میں تین سطور لکھیے۔ (ڈی جی خان 2017، ملتان بورڈ 2019)

جواب: پاکستان کی آبادی 195.4 ملین ہے لیکن اتنی بڑی آبادی والے ملک میں ٹیکس گزاروں کی تعداد بہت کم ہے۔ جس میں اکثریت تنخواہ دار طبقے کی ہے گزشتہ چند سالوں میں پراپرٹی کے کاروبار میں لوگوں نے اربوں کمائے ہیں لیکن ملک کی ترقی و خوشحالی کے لیے جس انداز میں ٹیکس کلچر کو فروغ پانا چاہیے اور ملکی آمدنی میں اضافہ ہونا چاہیے تھا ایسا نہیں ہو سکا۔ آج بھی پاکستان میں خام ملکی پیداوار (GDP) کے تناسب سے ٹیکس کی شرح (Tax to GDP Ratio) 11% منفی ہے جو دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

سوال 21: پاکستان میں ٹیکس چوری کیسے ہوتی ہے؟ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: ٹیکسوں کی وصولی کے لحاظ سے ہمارے ملک کا محصولاتی نظام بہت خراب ہے عوام محکمہ ٹیکس کے لوگوں کے ساتھ ساز باز کر کے اور کم آمدنی ظاہر کر کے اپنے آپ کو ٹیکس دینے سے بچا لیتے ہیں جس کے نتیجے میں سرکاری خزانے کو بڑا نقصان ہوتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں رشوت ستانی کا بازار گرم ہے بہت کم افراد ٹیکس ادا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں حکومت کی آمدنیاں کم ہو جاتی ہیں موجودہ حالات میں ٹیکسوں کے نظام میں اصلاح کی ضرورت ہے۔

سوال 22: فی کس آمدنی کے لحاظ سے ممالک کے کتنے درجے ہیں؟ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: فی کس آمدنی کے لحاظ سے ممالک کے تین درجات ہیں۔

① زیادہ فی کس آمدنی والے ممالک ② درمیانی فی کس آمدنی والے ممالک ③ کم فی کس آمدنی والے ممالک

سوال 23: فی کس آمدنی معلوم کرنے کی اہمیت بیان کیجیے۔ (ساہیوال بورڈ 2019)

جواب: فی کس آمدنی معلوم کرنے سے کسی ملک کے عوام کے معیار زندگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے زیادہ فی کس آمدنی والے

ECONOMICS NOTES FOR 2nd YEAR CLASS (PUNJAB)

ممالک کے عوام کم فی کس آمدنی والے ممالک کی نسبت زیادہ خوشحال ہوتے ہیں وران کی نسبت بہتر اور زیادہ مقدار میں ضروریات زندگی حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہی اس طرح فی کس آمدنی سے کسی ملک کے معاشی اتار چڑھاؤ کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔

سوال 24: پاکستان میں معیار زندگی پست ہونے کی چار وجوہات تحریر کیجیے۔ (ملتان بورڈ 2018، ساہیوال بورڈ 2016)

جواب: ① قدرتی وسائل کی قلت ② زرعی پسماندگی ③ سرمائے کی کمی ④ صنعتی پسماندگی

سوال 25: قومی آمدنی کے چار عوامل لکھیے۔ (ملتان بورڈ 2016)

جواب: ① قدرتی ذرائع ② انسانی ذرائع ③ اشیائے سرمایہ ④ ٹیکنالوجی

سوال 26: ترقی پذیر معیشت کے کوئی سے چار مسائل تحریر کریں۔ (ساہیوال بورڈ 2019، ملتان 20'9)

جواب: ① آبادی میں تیز اضافہ ② پست فی کس آمدنی ③ سرمائے کی کمی ④ بے روزگاری

سوال 27: صنعتی ترقی کے فروغ کے لیے چار تجاویز دیجیے۔

جواب: ① تامین کی پالیسی ② توانائی کی باقاعدہ رسد ③ ضرورت کے مطابق قرضوں کا اجراء ④ خام مال کی فراہمی

سوال 28: ملک میں زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے چار تجاویز دیجیے۔

جواب: ① سیم اور تھور کا علاج ② زرعی قرضے کی فراہم ③ آب پاشی کی بہتر سہولتیں ④ عمدہ بیجوں کی فراہمی

سوال 29: پاکستان میں توازن تجارت کو موافق بنانے کے لیے چار تجاویز دیجیے۔

جواب: ① برآمدات میں اضافہ ② درآمدات میں کمی ③ فنی ترقی ④ آبادی پر کنٹرول

سوال 30: پاکستان میں قومی آمدنی کی معلومات کونسا ادارہ اکٹھی کرتا ہے؟ (ای بی خان 2019)

جواب: قومی آمدنی کی معلومات وفاقی ادارہ شماریات (Federal Bureau of Statistics) اکٹھی کرتا ہے۔

سوال 31: بدعنوانی کیا ہوتی ہے؟ (ملتان بورڈ 2018)

جواب: پاکستان میں بدعنوانی ہر سطح بڑھتی جارہی ہے ہمارے بہت سے فیصلے ملکی مفاد کے بجائے ذاتی مفادات پر منحصر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے محنتی اور دیانت افراد کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور وہ مایوس ہو کر ملکی ترقی میں اپنا وہ کردار ادا نہیں کر سکتے جس کے وہ اہل ہوتے ہیں جس کی بدولت قومی پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

پارٹ II: Descriptive Part انشائیہ

1- فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں فی کس آمدنی پست کیوں ہے؟ اسے کس طرح سے بڑھایا جاسکتا ہے۔
2- پاکستان کی قومی آمدنی کی پیمائش میں جو مشکلات درپیش ہیں ان کی وضاحت کیجئے۔
3- پاکستان کی قومی آمدنی کا حجم کیا ہے؟ اس میں مختلف شعبوں کے حصوں کے تناسب کی نشاندہی کیجئے۔
4- ٹیکس کلچر سے کیا مراد ہے؟ پاکستان میں ٹیکس کلچر کے حوالہ سے آپ کیا جانتے ہیں؟